سلام

سید شفیع حیدر بھیکپوری، سیوان بہار

حسینؑ آپ کو دینِ نبیؐ سلام کرے

پیام اَشْهَدُ اَن لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه
دیا ہے یوں کہ کہیں انبیاء پناہ پناہ
امامؑ آپ کو پیغمبری سلام کرے

میانِ تیغِ ستم رنگ و بو کے دریا میں
تمام جسم ڈبوئے لہو کے دریا میں
کیا وہ سجدۂ حق بندگی سلام کرے

اذان صبر کی دی جس نے، اُس مؤذّن کو
فضا کے دوش پہ اُبھری صدائے ھَلْ مِنْ کو
ہر ایک فقرۂ نادِ علیؑ سلام کرے

رُلا کے ظلم کو غازی سے دادِ ہیبت لی
اَجَل کی گود میں بھی زندگی سے بیعت لی
اے بے زبان تجھے کمسنی سلام کرے

مرادِ قلبِ ستم کے محل کو توڑ دیا
جو برچھی آن کے بیٹھی تو پھل کو توڑ دیا
تجھے اے سینۂ اکبرؑ اَنی سلام کرے

سلام زورِ ید اللہ کے ورثہ دار سلام
سلام حضرت عباسؑ نامدار سلام
لبِ فرات تمہیں تشنگی سلام کرے

سلام زینبؑ دلگیر، شاہ کی ہمشیر
رہِ سفر میں ترے سر پہ آیۂ تطہیر
کبھی درود پڑھے اور کبھی سلام کرے

سنبھالے رکھئے یہ فیض دوام کی دولت
سلامِ زینبؑ عُلیا مقام کی دولت
حبیبؑ آپ کو بنتِ علیؑ سلام کرے

سلام بعد شہادت کٹے سروں کو سلام
فرازِ نوکِ سناں کے سخنوروں کو سلام
ادب کے ساتھ جنھیں زندگی سلام کرے

''مرے حسینؑ'' کا نعرہ ہے ہر جگہ ہر سُو
وہ ذاتِ شیخ ہو یا برہمن ہو یا ہندو
ہر ایک دھرم کا ہر آدمی سلام کرے

کہاں ہو اہلِ وفا اپنا مرتبہ جانو!
اس ایک عصر کے ہنگام کو بھی پہچانو!
زہے نصیب کہ سبطِ نبی سلام کرے

یہ آرزو ہے سرِ حشر فاطمہ زہراؑ
شفیعؔ زار کے ہمراہ ماتمی دستہ
ہر اک شہیدِ بلا کو یونہی سلام کرے